۱۱۵۹

۵۶۰۹ دعفت زرا

۵۶۱۰ عقاید شیعه

۵۶۱۲ مسیحیت و اسلام

۵۶۱۱ کاید حجت

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ

اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے جو جھوٹ باندھتا ہے اوپر اللہ کے۔ یا کہتا ہے کہ وحی کی گئی طرف میری۔ حالانکہ نہ وحی کی گئی طرف اس کی۔

حقیقتِ مرزا

مرزا صاحب کی عمر کا تضاد و تباین انکے اپنے قلم سے

مرزا صاحب ۱۸۹۳ء میں اپنی عمر ۵۰ برس لکھتے ہیں

۱۸۹۶ء	″	۶۴	″
۱۹۰۲ء	″	۶۰	″
۱۹۰۳ء	″	۷۰	″
۱۹۰۴ء	″	۶۵	″
۱۹۰۵ء	″	۷۰	″
۱۹۰۷ء	″	۶۸	″

اگر دانستی از روزِ ازل ایں روسیائی را
نمی کردی گہے شائع چنیں یاوہ سرائی را

مرتبہ
ابو عمر عبد العزیز
منیجر
کتب خانہ دعوت اسلام کوچہ چابک سواراں عقب مسجد چینیانوالی لاہور



"دروغ گورا حافظہ نباشد"

نذیر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مرزائیوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ ایک لاہوری اور دوسری قادیانی۔ لیکن ان میں اختلاف کیا ہے؟

بشیر۔ اختلاف یہ ہے۔ کہ لاہوری پارٹی مرزا صاحب کو امام یا مجدد مانتی ہے۔ اور قادیانی پارٹی کا ایمان ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو نبی تسلیم نہ کرے تو وہ کافر ہے۔

نذیر۔ اس اختلاف کی وجہ؟

بشیر۔ وجہ بھی سن لو! یہ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب کے تمام اقوال و دعاوی آپس میں متضاد و مخالف ہیں جس طرح کہ کہیں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہیں اس دعوائے نبوت سے انکار کرکے امام یا مجدد بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض تو مرزا صاحب کے دعوائے نبوت پر ایمان لے آئے۔ اور بعض نے دوسرے مخالف اقوال پر یقین کرکے انہیں امام یا مجدد مانا۔ چنانچہ لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب مرزا صاحب کا ایک اعلان اپنی کتاب "دعوت عمل" کے صفحہ ۲ پر درج کرتے ہوئے ان کی نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ وہ اعلان یہ ہے:۔

"اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ملائک کا منکر بہشت دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرئیل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی ﷺ سے بکلی منکر ہے۔ لہذا میں اظہاراً للحق خاص و عام اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ نہ میں نبوت کا مدعی ہوں۔ اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں۔ جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہے۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو

کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے۔ کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ

سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔"

(یہ اعلان ۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء کو شائع ہوا)

اور اسی طرح پر مرزا صاحب کو نبی ماننے والے بھی مرزا صاحب کا ایک اشتہار اپنے مخالفین کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

"پس میں جبکہ اس وقت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں۔ کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں۔ تو اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کروں۔ اور جبکہ خدا تعالےٰ نے یہ میرے نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کے اس کھلے کھلے وحی پر ایمان رکھتا ہوں جو مجھے ہوئی۔" (اشتہار۔ مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان)

نذیر:۔ بھائی بشیر! بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کہ مرزا صاحب ایک دعویٰ کے خلاف دوسرا دعویٰ کرتے وقت اپنے پہلے دعویٰ کا اعلان کیونکر بھول جاتے تھے،

بشیر۔ بھئی! حیران کیوں ہوتے ہو۔ تم نے سنا نہیں۔ کہ

"دروغ گو را حافظہ نباشد"

نذیر۔ گویا کہ تمہارے نزدیک مرزا صاحب دروغ گو ہیں؟

بشیر۔ ہر ذی عقل انسان کے نزدیک۔ بلکہ مرزا صاحب خود اپنے نزدیک دروغگو اور کاذب ثابت ہو چکے ہیں +

نذیر۔ اجی! وہ کس طرح؟

بشیر۔ مرزا صاحب اپنی کتاب "دافع الوساوس" کے صـ۲۸۸ پر لکھتے ہیں:۔

"ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھکر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔"

اب مرزا صاحب سے ہی دریافت کریں۔ کہ انہوں نے جو پیشگوئیاں اپنی عمر کے متعلق کی ہیں۔ کہاں تک درست ہیں +

س ۔ مرزا صاحب فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے عمر کے متعلق کوئی وعدہ کیا ہے
کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی۔

ج ۔ جی ہاں! اب میری عمر (۱۹۰۵ء) میں ستر برس کی ہوگئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے
مجھے صریح الفاظ میں اطلاع دی تھی۔ کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔ اور یا یہ کہ پانچ
چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷)

اس الہام سے معلوم ہوا۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ سال سے کم نہ ہونی چاہئے۔ اگر
۷۴ سال سے کم نکلی تو مرزا صاحب کاذب ثابت ہونگے۔ اور الہام بھی غلط ہوگا۔

موت:۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ مرزا صاحب مئی ۱۹۰۸ء میں مرض ہیضہ
میں گرفتار ہو کر بمقام لاہور وفات پا گئے +

پیدائش:۔ مرزا صاحب آپ کب پیدا ہوئے؟

ج ۔ "میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے"
(حیات النبی صفحہ ۹ و کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶)

س ۔ مرزا صاحب اس بات کے کون کون گواہ ہیں۔ کہ واقعی آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے؟

ج ۔ ایک گواہ نہیں۔ بلکہ سینکڑوں گواہ ہیں۔ سنئے! کتاب مذاہب اسلام صفحہ ۷۰۔
کتاب محقق صفحہ ۲۸۹۔ رسالہ سوانح مسیلمہ کذاب صفحہ ۷۔ اخبار الحکم ۱۹۰۴ء/۱۹۰۸ء اخبار بدر
۱۹۰۶ء/۱۹۰۷ء اور میرا خلیفہ اول مولوی نور الدین کی کتاب "نور الدین" کے ص ۱۷۰ پر لکھا ہے
کہ مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی ہے +

اب معلوم ہوا کہ مرزا صاحب آنجہانی ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں مر گئے۔
تو اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر ۶۹ برس کی ہوتی ہے۔ نہ کہ ۷۴ برس
کی۔ لہذا الہام غلط اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوئے۔ کیوں جی۔ میاں نذیر! دروغگوئی
میں کوئی کسر باقی ہے؟ اچھا اور سنئے۔

س ۔ مرزا صاحب اس وقت ۱۸۹۳ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

ج ۔ "اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس سے بھی کچھ زیادہ۔" (نزول المسیح ص ۱۷۵)

اس حساب سے معلوم ہوا کہ ۵۰+۱۵=۶۵ برس کی عمر ہوتی ہے۔ نہ کہ ۷۴ برس۔

لہذا الہام غلط اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوئے۔

س ۔ مرزا صاحب اس وقت ۱۸۹۶ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

ج ۔ اس وقت ۱۸۹۶ء میں میری عمر ۶۴ برس کی ہے (اعجاز احمدی ص ۳)

قادیانی متنبی کی قابلیت دیکھئے۔ کہ ۱۸۹۳ء میں ۵۰ برس کی عمر بتاتے ہیں۔ تو ۱۸۹۶ء میں ۶۴ برس کے بن گئے۔ حالانکہ ۱۸۹۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ۵۷ برس کی ہوتی ہے۔ مگر وہ متنبی ہی کیا جو سچ بول جائے۔

س ۔ مرزا صاحب! اس وقت ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

ج ۔ "۶۰ برس کی عمر جو تخمیناً میری عمر کا اندازہ ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۵)

۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب اپنی عمر ۶۰ برس کی بتاتے ہیں۔ اور ۱۹۰۸ء میں مرجاتے ہیں۔ تو اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر ۶۶ برس کی ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ ۷۴ برس۔ لہذا الہام غلط اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوئے۔

س ۔ اچھا جناب مرزا صاحب ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۰ برس کی ہے۔ تو اس وقت ۱۹۰۳ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

ج ۔ "اس وقت ۱۹۰۳ء میں میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۷۴)

بھئی نذیر! مرزائی دوستوں سے کہنا کہ خدا کے لئے اپنے نبی کو سنبھالیں۔ ۱۹۰۲ء میں ۶۰ برس کی عمر بتاتے ہیں۔ اور ۱۹۰۳ء میں پورے ستر برس کے ہوجاتے ہیں۔ بڑھے تو ایک سال اور لکھتے ہیں دس سال۔

س ۔ مرزا صاحب اس وقت ۱۹۰۴ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ ایمانداری سے کہنا

ج ۔ "اس وقت ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ برس کی ہے" (بعدالت لالہ موتی رام مہتہ بی۔ اے۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ اوّل گورداسپور۔ ۶ جولائی ۱۹۰۴ء)

واقعی ٹھیک عمر یہی ہے۔ اس حساب سے معلوم ہوا۔ کہ ۶۵ + ۴ = ۶۹ برس کی عمر ہوتی ہے۔ نہ کہ ۷۴ سال۔ لہذا الہام غلط اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوئے۔

س ۔ مرزا صاحب اس وقت ۱۹۰۵ء میں آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ ایمان چھوڑ کر کہنا۔

کیونکہ لطف اسی میں ہے۔

ج - اب میری عمر ۱۹۰۵ء میں ستر برس کے قریب ہے - (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

الغرض مرزا صاحب اپنی عمر ۱۸۹۳ء میں ۵۰ برس بتاتے ہیں

۱۸۹۶ء " ۶۴ "

۱۹۰۲ء " ۶۰ "

۱۹۰۳ء " ۷۰ "

۱۹۰۴ء " ۶۵ "

۱۹۰۵ء " ۷۰ "



پھر کو لکھے ہیں کیطرح ۱۹۰۷ء میں اپنی عمر ۶۸ سال نکھتے ہیں - (حقیقۃ الوحی ص۲۰۱)

بھیا نذیر! کہاں جاتے ہو؟ بیٹھو! مزے کی باتیں تو اب ہونے لگی تھیں ؎

تم نے عیار و مکذب کو ابھی کیا دیکھا
جو یہ کہتے ہوئے جاتے ہو کہ دیکھا دیکھا

س - مرزا صاحب، یہ آخری سوال ہے - آپ کو آپ کی منکوحہ آسمانی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں - سچ سچ بتائیے - کہ اس وقت ۱۹۰۷ء میں آپ کی کتنی عمر ہوگی؟

ج - او! "حرامزادے - کافر - سور جنگلی - ولد الحرام" - سن جبکہ تو نے مجھے منکوحہ آسمانی کی قسم دی ہے - تو اب میں جھوٹ نہیں بول سکتا - کیونکہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں ضرور آئے گی - خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں ہی آجائے - یا خدا تعالے بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آئے - (تحقیق لاثانی ص۳۲)

س - تو آپ کو امید ہے - کہ وہ منکوحہ آسمانی ضرور آپکے نکاح میں آئے گی؟

ج - امید کیسی یقین کامل ہے - یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں - ہو کر رہیں گی (اخبار الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء) تحقیق لاثانی ص۱۷

ہاں سن! اس وقت ۱۹۰۷ء میں میری عمر ۶۸ سال کی ہے - (حقیقۃ الوحی ص۲۰۱)

تو اب معلوم ہوا - کہ مرزا صاحب کی عمر ۱۹۰۷ء میں ۶۸ برس کی ہے - اور ۱۹۰۸ء میں مرجاتے ہیں - تو اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر وہی ۶۹ برس کی ہوتی ہے -

نہ کہ ۷۴ برس۔ لہذا الہام غلط اور مرزا صاحب ڈبل کاذب ثابت ہوئے۔

س۔ مرزا صاحب! بس اب میرا یہ ایک ہی آخری سوال ہے۔ بتلائیے۔ کہ آپ کے نزدیک ایسے شخص کو کیا کہنا چاہئے۔ جو اپنی عمر کے متعلق ایک نہیں بیسیوں باتیں بنلائے اور سینکڑوں جھوٹ بولے۔

ج۔ "پاگل یا منافق"۔ جیسا کہ میں اپنی کتاب "ست بچن" کے صفحہ ۳۱ پر لکھتا ہوں:۔

"ایک دل سے دو باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق پر انسان پاگل کہلاتا ہے۔ یا منافق"۔

قربان جائیے مرزا صاحب کی نبوت کے۔ کس طرح صفائی کے ساتھ اپنے کو دروغگو کے علاوہ پاگل اور منافق ثابت کرتے ہیں +

نذیر۔ یہ تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن مرزائیوں کا ایک اعتراض ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ وہ کیا۔ بلکہ "الفضل" مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء کے پرچے میں لکھا ہے۔

"سرور کائنات فخر موجودات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے متعلق بھی اختلاف ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ قیاس کے مطابق اندازہ لگایا گیا۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بعض ۶۰ برس کی۔ بعض ۶۲ برس کی۔ اور بعض ۶۵ برس کی کہتے ہیں۔ مگر ارباب تحقیق ۶۳ برس کی کہتے ہیں +

جب اس اختلاف کی وجہ سے رسول کریم صلعم پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ تو مسیح موعود مرزا غلام احمد کی عمر میں اختلاف کی وجہ سے آپ پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا"+

بشیر۔ یہاں پر یہ غلط اعتراض کیا گیا ہے۔ یہ اعتراض تب ہو سکتا تھا۔ جبکہ ہم مرزا صاحب کے مریدوں کی قیاس رائے سے اختلاف ظاہر کرتے۔ لیکن ہم نے تو مرزا صاحب کے اقوال کو سامنے رکھا ہے۔ نہ کہ ان کے مریدوں کے قیاس کو +

یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ کسی نبی کی عمر کے متعلق ان کی وفات کے بعد ان کے شاگردوں کی قیاس رائے سے اختلاف واقع ہو جیسا طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ نبی خود اپنی کلام میں ۱۹۰۲ء میں تو ۶۰ برس اور ۱۹۰۳ء میں معاً ۷۰ برس کا ہو جائے۔ ہاں! یہ قادیانی نبی کا ہی کام ہے۔ کہ ایسا کرے۔ اور مرزائیوں نے حضرت رسول کریم شفیع المذنبین۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان پر یہ ایک ناقابل برداشت حملہ کیا ہے۔

اگر مرزائی اس دعویٰ میں سچے ہیں۔ اور مرزا کو اسی طرح سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کوئی قول دکھائیں۔ جس میں آپؐ نے (نعوذ باللہ) مرزا کی طرح ۱۹۰۲ء میں ۶۰ اور ۱۹۰۳ء ۷۰ برس کی عمر بتائی ہو۔ یا اسی قسم کا کوئی اور قول جس میں آپؐ نے خلاف عقل بات کہی ہو۔

اگر نہیں دکھا سکتے۔ اور ہرگز ہرگز نہیں دکھا سکیں گے۔ تو کیوں ایک خود غرض مکذّب کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا کے بعد دنیا وجہان سے اعلیٰ ترین ہستی کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنے والوں کو مرنا یاد نہیں۔ اور کیا انہیں یاد نہیں۔ کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ کہ جس دن انصاف ہوگا۔ اور پھر کیا وہ یہ خیال کئے بیٹھے ہیں۔ کہ دنیا میں ظالم حکومت کی مدد سے باطل شکنوں کو جیلخانوں کی کوٹھڑیوں میں بند کرانے اور حق گو طبقہ کی زبان بند کرانے سے حق مٹ جائیگا؟ نہیں سے

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اور پھر کون شخص ہے۔ جو خدا کے جیلخانے کی بجائے دنیا کے جیلخانوں میں جانا پسند نہ کرتا ہو؟

نذیر۔ پہلے میں سمجھتا تھا کہ مرزائی مسلمان ہیں۔ لیکن اس گفتگو کے بعد میرا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ اگر کوئی ان مرزائیوں اور مرزا کے کفر میں شک کرے۔ تو وہ بھی کافر ہے۔

مرزا صاحب کے کذب وافترا پر بین ثبوت کو لیہ" (۱) ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پٹیالوی مرحوم کا ترک مرزائیت کے متعلق تحریری بیان (۲) شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کی مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق ابتدائی خط وکتابت (۳) مولانا پیر بخش صاحب لاہوری مرحوم کی قادیانی نبی کی آمد پر محققانہ بحث۔ کہ قادیان میں نبی آیا۔ اور ساتھ کیا لایا؟ قیمت ہر سہ ۳ر دیا عیسیٰ ۲ر